O

کئی حوالوں سے نام والا، بہت سے لوگوں میں معتبر ہوں
اکیلے لمحوں میں دل گرفتہ، شکست خوردہ، اداس تر ہوں

میں اپنے اوپر ہی ایک حجت، میں اپنے اندر ہی ایک ضد سی
کھلے جو سینہ تو لا مکاں ہوں، نہیں تو اُتنا ہی مختصر ہوں

کچھ اِس طرح ہے کہ میرے اندر کوئی حقیقت پنپ رہی ہے
ابھی مَیں پُھوٹا نہیں ہوں خود سے، مَیں اپنے ہونے کا منتظر ہوں

https://emad-ahmad.com/

علومِ ظاہر، علومِ باطن، علومِ شرقی، علومِ غربی
سبھی کا حاصل ہے ایک نقطہ کہ اپنی ہستی سے بے خبر ہوں

مٹا کے خود کو چلا تو جانا کہ نام کتنا بڑا سحر ہے
مَیں خاک اور نور کا مرکب، مَیں کچھ نہ ہو کر ہی نام وَر ہوں

وہ میرے اندر کے موسموں کی خبر بھی رکھے تو کس طرح سے
کبھی جلا ہوں، کبھی بجھا ہوں، کبھی اندھیرا، کبھی سَحر ہوں

شعور کی منزلوں پہ پہنچا تو راستے اور کھُل رہے تھے
انہی میں اک راستہ تھا دل کا، تبھی سے میں عازمِ سفر ہوں

https://emadahmad.com/